خطبہِ صدارت

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزّاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم

بموقع اجلاس مجلس شوریٰ وعمومی وفاق المدارس العربیہ پاکستان

بتاریخ 14 محرم الحرام 1439ھ مطابق 5 اکتوبر 2017ء

ضبط وترتیب مولانا سید زین العابدین

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

میں نے مجلس عاملہ کے سامنے بار بار عرض کیا کہ میں بیمار ہوں، یہ ذمہ داری کسی نوجوان پر ڈالیں، جو اس نظام کو چلا سکے لیکن ان کا اصرار ہے کہ نہیں آپ ہی سنبھالیں، پھر آپ حضرات کے سامنے بھی معاملہ آیا لیکن آپ نے بھی مجھ پر کوئی ترس نہیں کیا، اب آپ سے یہ بھی درخواست ہے کہ آپ میرے لیے دعا کریں! بہر حال میں اب بھی یہی کہوں گا کہ اگر مجھ پر رحم کرتے ہوئے اس منصب سے معاف کر دیا جائے تو میں آپ کا بہت ہی ممنون ہوں گا۔

جہاں تک وفاق المدارس العربیہ کا تعلق ہے تو ہر شخص جانتا ہے کہ وفاق ہمارے بزرگوں کی امانت ہے اور اس کی مثال اس خوب صورت درخت کی ہے جو سبز ٹہنیوں سے بھرا ہوا ہو، سبز ٹہنیوں سے اس کا حسن دوبالا ہو گیا ہو، وفاق سے ملحق ادارے سبز ٹہنیوں کی طرح ہیں۔ جب یہ تمام ٹہنیاں اُس درخت میں ہوں گی تو درخت خوب صورت نظر آئے گا، اسی طرح وفاق اور اس کے ملحقہ مدارس جب اجتماعیت کے ساتھ رہیں گے تو ان شاء اللہ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یا اس کی مثال آپ اینٹوں والی عمارت سے بھی دے سکتے ہیں، اینٹیں ایک خاص ترتیب سے آگے پیچھے لگی ہوتی ہیں اور ایک مضبوط عمارت بن جاتی ہے۔

وفاق اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، یہ مدارس کے اتحاد و اتفاق کا عنوان ہے، اس میں ہزاروں چھوٹے بڑے مدارس شامل ہیں، مجھے ایک دفعہ ملائیشیا جانا ہوا تو وہاں کے صدر صاحب بیان کر رہے تھے، اپنے ہاں مدارس کی کثرت اور دینی تعلیم کی فراوانی کو بڑے فخر سے بتا رہے تھے کہ ہمارے ہاں اتنے مدارس ہیں اور ان کا بورڈ بھی

ہے جسے وہ 'پٹھو' سے تعبیر کرتے ہیں۔ جب میرا بیان ہوا تو میں نے کہا آپ نے ٹھیک کہا لیکن الحمدللہ ہمارے ہاں صرف مدارس ہی نہیں بلکہ وفاق المدارس ہے یہ بہت بڑا وفاق ہے، جس میں ہزاروں مدارس موجود ہیں جس کی نظیر دنیا میں شاید نہ ملے۔ تو بھائی یہ ہماری پہچان ہے، اور جس مدرسہ کا وفاق سے تعلق ہے وہ اس کی شاخ و برانچ ہے، ہمیں اپنی اپنی جگہ پر محنت کرنی چاہیے اور اس وفاق کو مضبوط بنانے کے لیے جو بھی ہم سے ہو سکے ہم کریں، اس کا ایک راستہ یہ ہے کہ ہم وفاق کے بنیادی مقصد کو نہ بھولیں، وفاق کا مقصد تعلیم وتربیت ہے، ہمارے مدارس میں طلباء کی تعلیم وتربیت کا صحیح اور بھرپور خیال رکھا جائے تا کہ جب طلباء عوام الناس میں جائیں تو عوام کو بھی پتا چلے کہ یہ مدارس کے طالب علم ہیں، ان میں ادب ہونا چاہیے، سنتوں پر عمل کرنے والے ہوں۔

مجھے اپنے زمانۂ طالب علمی کی ایک بات یاد آ گئی بطورِ تحدیث بالنعمت کے عرض کرتا ہوں: میں جامعۃ الازہر مصر میں پڑھتا تھا، مصر میں عام طور پر آمد ورفت کا ذریعہ بسیں ہیں اور بسوں میں بھی طوفانِ بدتمیزی ہوتا ہے، وہاں پر مردوں اور عورتوں کی جگہ بھی الگ الگ نہیں ہوتی، البتہ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس ہے، فرسٹ کلاس میں ڈبل کرایہ ہوتا ہے، طوفانِ بدتمیزی سے بچنے کے لیے میں عموماً فرسٹ کلاس میں سفر کرتا تھا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ میرا معمول یہ تھا کہ اگر کوئی بوڑھی خاتون آ گئیں تو فوراً اٹھ جاتا تھا کہ بھئی آپ تشریف رکھیں، بیٹھ جائیں اور آگے پیچھے دائیں بائیں کوئی توجہ سے بھی نہیں دیکھتا تھا کہ بوڑھا آدمی یا خاتون ہے تو اس کے اکرام کے لیے اس کو جگہ دے دی جائے، یا اسی طرح نوجوان عورت ہے لیکن اپنے ساتھ بچہ اٹھائے ہوئے تو اس کو بھی جگہ دے دیتا، بعض دفعہ کوئی نوجوان ہے لیکن ان کے ساتھ سامان ہے تو میں ان کا سامان لے کر اپنی گود میں رکھ لیتا تھا کہ چلو کچھ سہارا ملے۔ ایک دفعہ ایسا ہوا ایک صاحب سے میں نے سامان لیا تو اس میں بدبو آ رہی تھی میں سمجھ گیا کہ اس میں شراب کی بوتلیں تھیں تو میں نے فوراً کہا کہ بھئی یہ لے لو یہ میں نہیں اٹھا سکتا!

ایک دن ایسا ہوا کہ میں بیٹھا ہوا تھا مجھے سیٹ مل گئی تھی اور بہت سے لوگ کھڑے ہوئے تھے، میں نے دیکھا کہ عیسائیوں کا ایک پادری بس پر سوار ہوا اور سیٹ خالی نہ ہونے کی وجہ سے کھڑا ہو گیا، تو حدیث میں آتا ہے کہ اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ تو میں نے اس جذبہ سے کہ عیسائی ہے لیکن ان کا بڑا آدمی ہے میں اپنی جگہ سے اٹھا اور ان سے کہا: تفضل یا شیخ آپ میری جگہ بیٹھ جائیں، وہ بیٹھنے کے بعد زار وقطار رونے لگا تو اس کے دائیں بائیں جو مصری بیٹھے ہوئے تھے وہ کہنے لگے خیر تو ہے یا شیخ! کیوں رو رہے ہو؟ اب اس کا جواب سنیے، کہنے لگا میں اس لیے رو رہا ہوں اس حسرت میں کہ اس بس میں دسیوں عیسائی نوجوان موجود ہیں لیکن میرے لیے کوئی اٹھا ہے تو ازہر کا طالب علم اٹھا ہے۔ اب آپ بتائیے کہ اس معمولی سے واقعہ سے بس والوں پر کیا اثر پڑا ہوگا کہ دین کے طلبا

ایسے ہوتے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے طلبا کی ایسی تربیت کریں کہ وہ جہاں بھی جائیں، پتا چلے کہ دینی مدرسہ کا طالب علم ہے، وہ اس کے اخلاق، اس کے آداب اور سنتوں پر عمل کو دیکھ کر رَشک کریں۔ ہماری پوری توجہ طلبا پر ہونی چاہیے اس سے ان شاء اللہ ہمارے یہ مدارس مضبوط ہوں گے اور مدارس مضبوط ہوں گے تو وفاق بھی مضبوط ہوگا۔ اس کے علاوہ جیسے آپ نے بزگوں سے سنا ہے کہ چھٹی کے وقت ضروری ہے کہ پابندی کے ساتھ طلبا کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مدارس کی حفاظت فرمائے، ان کا نظام مزید اچھا ہو اور ان کو زیادہ سے زیادہ تقویت دے۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ سے یہ بھی گزارش ہے کہ یہ حسد اور کینہ یہ بری بیماریاں ہیں آپ میں آپس میں محبت ہونی چاہیے، اتحاد ہو اتفاق ہو، آپس میں تعاون ہو، یہ سب چیزیں ہونی چاہییں، اگر ہمارے پڑوس میں دو تین اور مدرسے بھی ہیں تو ہمارا جذبہ یہ ہونا چاہیے کہ میرے مدرسہ سے بھی زیادہ وہ عزیز ہیں، ان کا فائدہ میرا فائدہ ہے، ان کا نقصان میرا نقصان ہے۔ سارے مدارس چاہے چھوٹے ہوں یا بڑے، سب دین کی خدمت کر رہے ہیں اور جو دین کی خدمت کرتا ہے وہ اللہ کے راستہ میں ہے اور ان شاء اللہ دین کی خدمت کرتے کرتے اگر موت آگئی تو یہ سیدھا راستہ جنت کو جاتا ہے، تو اللہ کا ہمیں صبح وشام شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ نے ہمیں دین کی خدمت کا موقع دیا ہے ورنہ دائیں بائیں دیکھیں کہ ہمارے مقابلہ میں ہزاروں لوگ ہیں جو ہم سے زیادہ مضبوط ہیں لیکن طرح طرح کے اچھے یا برے مشاغل میں مشغول ہیں اور اللہ نے ہمیں اپنے دین کی خدمت کے لیے یہاں بلایا ہے، اس اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے اور مزید اللہ سے دعائیں کریں کہ اے اللہ! مدارس کی حفاظت فرما۔ آپ سب جانتے ہیں اور بزرگوں سے بھی سنا ہے کہ ان مدارس، علما اور طلبا کے خلاف پوری دنیائے کفر متحد ہو چکی ہے اور ان کے چیلے جو ہمارے بھائی ہیں ہماری صفوں میں گھسے ہوئے ہیں وہ ان کے لیے کام کرتے ہیں لیکن اگر ہم نے اخلاص کے ساتھ اس کام کو جاری رکھا تو ان شاء اللہ یہ ناکام ہوں گے، کیوں کہ یہ اللہ کا دین ہے اور اس کا محافظ بھی اللہ ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو ناکام کریں گے اور یہ مدارس ان شاء اللہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قائم رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

وصلی اللّٰہ وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ